نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

اسرائیل اور امریکہ کی فلسطینیوں کے خلاف مشترکہ دہشت گردی اور عالم اسلام کی بے حسی و بیچارگی

زخم زخم اور دھواں دھواں سرزمین فلسطین پر ان دنوں آگ و خون کی ایسی بارش اسرائیل اور امریکہ برسا رہا ہے کہ اس ظلم اور بربریت پر زمین و آسمان دونوں خون کے آنسو بہا رہے ہیں لیکن عالم اسلام اور بالخصوص عالم عرب اپنے ہی مسلم بھائیوں اور بہنوں پر یہود و نصاریٰ کی بپا کردہ قیامت سے بیگانہ اور خواب غفلت میں حسبِ سابق مستِ الست پڑے ہوئے ہیں۔ ذرائع ابلاغ اور خصوصاً عرب نیوز چینلز پر فلسطینیوں کے بچے اور بوڑھی مائیں عالم اسلام اور خصوصاً عرب حکمرانوں کو پکار پکار کر تھک گئے ہیں اور عربوں کو غیرت دلاتے دلاتے ان کی آنکھوں کے آنسو بھی خشک ہو گئے ہیں لیکن کہیں سے کوئی ان کی مدد کے لئے نہیں پہنچا۔ اور کسی بھی کونے اور سمت سے محمد بن قاسمؒ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ ان کی نصرت کے لئے نہیں آیا۔ ظالم اسرائیلوں نے اس بار نہتے اور معصوم فلسطینیوں پر جدید ترین امریکی لڑاکا طیاروں اور ٹینکوں کی مدد سے وہ آگ برسائی ہے کہ فلسطین کے بڑے بڑے اہم شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے، ہزاروں افراد کو شہید کیا گیا، سینکڑوں کو اس بار زندہ بھی جلا دیا گیا ہے (اس میں ڈاکٹرز نرسز اور امدادی کارکن بھی شامل ہیں۔) درجنوں افراد کو ٹینکوں کے نیچے کچلا جا رہا ہے اور بے گناہ قید کئے گئے سینکڑوں نوجوانوں کو بے دردی کے ساتھ ذبح کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس بدترین دہشت گردی اور بربریت پر امریکہ اور اس کے حواری نہ صرف خاموش بلکہ خوش ہیں اور امریکہ اسرائیل کی مکمل حمایت اور تحفظ دینے کے لئے بڑی بے شرمی کے تمام عالمی فورمز پر اس کے ساتھ کھڑا ہے اور کولن پاول اور صدر بش سمیت تمام امریکی اعلیٰ عہدے دار فلسطینیوں ہی کو اپنے بیانات میں مجرم اور دہشت گرد ٹھہرا رہے ہیں اور اسرائیلی ظالمانہ اقدامات کو نہ صرف جائز بلکہ تحفظ کے لئے ضروری قرار دے رہے ہیں۔ اس لئے اسرائیل دن بدن تقریباً سارے فلسطین پر قابض ہو چکا ہے اور اب اس کی افواج تمام اہم شہروں اور علاقوں پر مسلط ہے۔ یورپی یونین سمیت تمام اہم فورمز نے یہودیوں کی مذمت کی ہے اور انہیں فلسطینی علاقوں سے پیچھے جانے کا کہہ دیا ہے لیکن اسرائیل کو کسی کی پرواہ نہیں کیونکہ اس کو امریکہ کی مکمل تائید و حمایت حاصل ہے۔ پھر اس کا اصل حریف عالم اسلام اور عالم عرب بھی اس بربریت پر حسب سابق گنگ ہے اور وہ امریکہ جو اس تمام فساد اور قتل عام کی جڑ ہے اور

جو واضح طور پر جانبداری کا مظاہرہ کر رہا ہے سے کوئی بھی متفقہ طور پر مطالبہ نہیں کر سکتے اور نا ہی اس سے احتجاج کرنے کی جرأت کرتے ہیں اور نا ہی اس کو تجارتی' سیاسی' سفارتی' معاشی تعلقات توڑنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ درحقیقت سب مسلم حکمرانوں کو اپنے اقتدار اور مفادات عزیز ہیں' اسی لئے سب کی غیرتیں مر چکی ہیں اور یہ آخری فلسطینی کے مرنے کا انتظار کر رہے ہیں تاکہ ہمیشہ کے لئے اس مسئلے سے ان کی جان چھوٹ جائے۔

معلوم نہیں کہ مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا سورج کب طلوع ہوگا اور کب صدیوں پر محیط یہ ظلم کی سیاہ رات ڈھلے گی؟ خطہ ارض تو خونِ مسلم سے سارا لہولہان ہو چکا ہے اور ظالم تو اپنے سارے ہنر اور گر آزما چکا ہے۔ مسلمان حکومتوں کی پابندیوں بے حمیتی اور امریکی غلامی کے باعث عالم اسلام کے تمام غیور مسلمان اپنے فلسطینی بھائیوں کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے اور نا ہی ان کے شانہ بشانہ یہودیوں کے خلاف جہاد کر سکتے ہیں۔ یہ کس قدر باعث افسوس ہے اور ہم بھی صرف فلسطینیوں کو اپنے ناتواں قلم کی سیاہی' چند بے ربط سطروں اور جلے دل کی قاشوں کے علاوہ کچھ بھی پیش نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہماری آہِ نارسا میں وہ گرمی اور وہ تب وتاب ہے جو درِ قبولیت تک پہنچ سکے پھر بھی اے خداوند! یہ دعا ہے کہ تو ہی اپنے مظلوم فلسطینی بندوں کی حمایت اور مدد فرما اور ظالموں سے انہیں خلاصی دے اور عالم اسلام کے بے غیرت و بے حمیت حکمرانوں سے عالم اسلام کو ہمیشہ کے لئے نجات عطا فرما! امین۔

صدارتی ریفرنڈم یا امریکی عزائم وایجنڈے کی تکمیل

ملک وملت کی قسمت وصدارت اور دیگر اعلیٰ ملکی عہدوں پر پہلے سے قابض حکمران جنرل پرویز مشرف نے اپنے اقتدار کو مزید پانچ سال طوالت دینے کے لئے ریفرنڈم کا انعقاد 30 اپریل کو کیا۔ صدارتی ریفرنڈم کے لئے قومی خزانے سے کئی ارب روپے کی خطیر رقم بھی منظور ہوئی اور یہ رقم ناظمین اور حکومتی عہدے دار پرویز مشرف کے جلسوں کی رونق دوبالا کرنے کے لئے پانی کی طرح بہا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کے تمام سرکاری ادارے اور حکومتی افراد بھی ملکی ذرائع اور روپے ریفرنڈم کی کامیابی کے لئے استعمال کر چکے ہیں۔ یہ سب غیر آئینی' غیر اخلاقی اور غیر شرعی تصرفات ملک وملت کی ''بہتری اور قومی مفاد'' کے نام پر کئے گئے اور طرفہ تماشہ یہ کہ عوامی جلسوں میں صدر صاحب ماضی کے حکمرانوں کی کرپشن کا ذکر بھی ''ذوق وشوق'' سے بیان کرتے رہے اور پہلے حکمرانوں کو لٹیرے' بدمعاش' کرپٹ اور ڈاکو وغیرہ کہا گیا جو کہ اپنی جگہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن کیا موجودہ حکمران طبقہ بھی انہی سابقہ حکمرانوں کی ڈگر پر رواں دواں